قسط اوّل:

خاندانِ فاروقی کی بنو ہاشم سے رشتہ داریاں

مولانا حکیم محمود احمد ظفر

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور اُن کے خاندان کی طرح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کی بھی آل ابوطالب اور بنو ہاشم کے ساتھ گہری اور قریبی رشتہ داریاں تھیں اور بعثت نبوی کے بعد تو ان رشتہ داریوں میں اور بھی اضافہ ہوا۔

رشتۂ اوّل:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خاندانِ نبوّت تو کیا خود نبوّت سے یہ رشتہ تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دامادِ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حبالۂ عقد میں دی۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا زینب بنت مظعون کے بطن سے تھیں۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا پہلا نکاح بنو سہم کے ایک شخص خنیس بن حذافہ سے ہوا۔ شوہر کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ۲ھ میں غزوہ بدر پیش آیا۔ ان کے شوہر خنیس رضی اللہ عنہ جنگِ بدر میں زخمی ہو گئے اور انہی زخموں کی وجہ سے مدینہ طیّبہ میں آ کر شہادت پائی۔

ایّامِ عدّت گزرنے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی فکر ہوئی۔ اسی زمانہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ اس وجہ سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے۔ اور ان سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے اس پر غور کا وعدہ فرمایا لیکن چند روز بعد صاف انکار کر دیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے انکار سے مایوس ہو کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بات کی لیکن انہوں نے بھی خاموشی اختیار کی۔ جس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو رنج ہوا۔ چند روز بعد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے خود ملے اور فرمایا کہ جب تم

نے مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی درخواست اور میں چپ رہا۔ یہ بات تم کو ناگوار گزری، لیکن میرے چپ رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا تھا کہ میں حفصہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا ارادہ نہ ہوتا تو میں خود سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے تیار تھا۔ (بخاری، جلد:۲، ص:۵۷۱۔ طبقات ابن سعد، جلد:۸، ص:۸۲)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اس قدر خوش قسمت تھیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے نکاح کرنے کا خود اظہار فرمایا، جس سے صاف عیاں ہے کہ دونوں خاندانوں میں کوئی رنجش یا عداوت نہ تھی۔ جیسا کہ دشمنانِ صحابہ بیان کرتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد یا سُسر ہونا کوئی معمولی اعزاز نہیں ہے۔ یہ اعزاز سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔ حدیث میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ہر نسب اور سبب قیامت کے روز منقطع ہو جائے گا۔ سوائے میرے نسب اور انتساب کے۔''

(مستدرک حاکم، جلد:۳، ص:۱۴۲۔ شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید، باب: تزویج عمر بامِ کلثوم بنت علی)

شیعہ حضرات نے بھی اس حدیث کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے چنانچہ لکھا ہے:

''مرویہ شیعہ وسنی است کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود

من زوّجنی و تزوّج منّی من الامّة احد لا یدخل النار لانّی سئلتُ اللّٰه عنه ووعدنی بذالک۔''

شیعہ اور سنی روایات میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ سے اپنی بیٹی کی شادی کی یا میں نے اپنی بیٹی کی اُس سے شادی کی وہ کبھی دوزخ میں نہ جائے گا۔ کیونکہ میں نے اس بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا اور اس نے اس بارہ میں مجھ سے وعدہ فرما لیا ہے۔ (تفسیر لوامع التنزیل، جلد:۲، ص:۴۷۶، جزو ثانی، لاہور)

رشتۂ دوم:

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خاندانِ علوی سے دوسرا بڑا رشتہ یہ تھا کہ سیّدہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ جو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھیں، ان کے حبالۂ عقد میں تھیں۔ اس سیدہ اُم کلثوم سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد بھی ہوئی۔ یہ نکاح ذوالقعدہ ۱۷ھ میں ہوا۔ مہر چالیس ہزار درہم مقرر ہوا۔ سیدہ اُمّ کلثوم سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئیں۔ بعض مؤرّخین نے ایک اور لڑکی فاطمہ نامی کا بھی ذکر کیا ہے لیکن یہ مختلف

فیہ مسئلہ ہے۔ سیدنا زید بن عمر رضی اللہ عنہ جب جوان ہوئے تو ایک مرتبہ ان کے قبیلہ بنی عدی کے کچھ لوگوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ رات کا وقت تھا، جواں سال زید بن عمران کے درمیان مصالحت کی خاطر عین لڑائی کے وقت پہنچے۔ رات کی تاریکی میں ایک شخص کے ہاتھوں سر میں زخم آ گیا۔ چند روز صاحبِ فراش رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

انہی ایّام میں جب سیدنا زید بن عمر زخمی ہو کر صاحبِ فراش تھے۔ اتفاقاً ان کی والدہ ماجدہ سیدہ اُمِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ بھی بیمار ہو گئیں۔ کچھ روز بیمار رہنے کے بعد دونوں ماں بیٹا ایک ہی وقت میں انتقال کر گئے۔ اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پہلے کس کا انتقال ہوا۔ دونوں کے جنازے بیک وقت اُٹھائے گئے۔ ایک روایت کے مطابق نماز جنازہ سعید بن العاص امیرِ مدینہ نے پڑھائی اور دوسری روایت کے مطابق سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے امامت کے فرائض سرانجام دیے۔ لیکن ہمارے خیال میں پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ اسلامی اصول کے مطابق نمازِ جنازہ کی امامت کا سب سے زیادہ حق دار خلیفۂ وقت یا اُس کا نائب ہوتا ہے۔ (فروع کافی، جلد: ا، ص: ۹۳، باب: اولی الناس بالصلوۃ علی المیّت)

نماز جنازہ میں سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ کیونکہ یہ واقعہ سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیش آیا۔ لیکن ستیاناس ہو تعصب اور ہٹ دھرمی کا کہ یہ دل سے خلوص، عقل سے فہم، زبان سے اعترافِ حق اور قلم سے اظہارِ صداقت کی جراءت سلب کر لیتی ہے۔ لہٰذا اتنی موٹی بات کا بھی انکار کیا گیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں کیڑے نکالنے شروع کر دیے، حالانکہ ان کی ساری زندگی شبنم کی طرح پاکیزہ، پھول کی طرح شگفتہ اور آفتاب کی طرح بے داغ ہے۔ فاروقی اور علوی خاندانوں کا یہ رشتہ جس قدر اہم ہے۔ اسی قدر اکثر لوگ اس سے ناواقف اور ناآشنا ہیں۔ چنانچہ معزالدولہ دیلمی اور اس کا خاندان رفض وشیعیت میں خاص غلو رکھتا تھا۔ ماتمِ حسین کی ابتداء بنیاد اُسی نے ڈالی تھی لیکن بعد میں جب سیدہ اُمِ کلثوم کا سیدنا فاروق اعظم کے حبالہ عقد میں آنے کا حال اُسے دلائل سے معلوم ہو گیا تو وہ حیرت زدہ ہو کر کہنے لگا:

مَا سَمِعْتُ ھذا قَطُّ.

میں نے تو یہ کبھی نہیں سنا۔

اسی رشتہ کی حقیقت معلوم ہونے سے وہ شیعیت تائب ہو گیا۔ (البدایہ والنہایہ، جلد: ۱۱، ص: ۲۶۲)

یہی حال موجودہ زمانے کے اہلِ تشیع کا ہے کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں زمین وآسمان ایک کر دیں گے لیکن جب ان حضرات کو یہ بتایا جائے کہ بھئی اگر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایسے ہی تھے جیسا تم کہتے ہو تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اتنا جہاندیدہ اور اور عالم وفاضل، بہادر اور شجاع بلکہ شیرِ خدا ہوتے ہوئے ایسے شخص کو اپنی لڑکی

کیوں بیاہ دی؟ یہ بات سنتے ہی اُن کے منہ سے جھاگ بہنی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر وہ کہیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر ظلم واستبداد کا الزام لگاتے ہیں، تو کہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر بُزدلی اور بے غیرتی کا۔ حالانکہ یہ نکاح صاف بتاتا ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دامادی کی ان شرائط پر پورے اترتے تھے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ذہن میں تھیں۔ تبھی تو تو انہوں نے اپنی صاحبزادی ان کے حبالۂ عقد میں دی۔ چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری نے اس نکاح کی یہ وجہ بتائی ہے کہ سیدنا فاوق اعظم رضی اللہ عنہ مومن کامل تھے۔ اس وجہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنا داماد بنایا۔ لکھا ہے کہ:

''دیگر پُرسید کہ چرا آنحضرت دختر خود رابعمر بن خطاب داد، گفت بواسطہ آں کہ اظہار شہادتین می نمود۔ بزبان و اقرار بفضل حضرت امیر می کرد۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے با اعتماد شیعوں میں سے علی بن اسماعیل سے پوچھا گیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کیوں کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ وہ اللہ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضل وکمال کا بھی اقرار کرتے تھے۔''

(مجالس المؤمنین، جلد:۱، ص:۴۵۱، تہران۔ مناقب ابن شہر آشوب، ص:۲۷۵)

سیدہ اُمّ کلثوم کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح اتنا واضح اور مبرہن ہے کہ سنی اور شیعہ دونوں علما نے قریباً اپنی ہر کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ چند حوالہ جات ہم یہاں نقل کر رہے ہیں تاکہ قارئین کی تسلی خاطر ہو۔ اور پتہ چلے کہ ان حضرات کا آپس میں کس قدر پیار تھا جن کی عداوت اور دشمنی کی مرثیہ خوانی آج کی جاتی ہے۔

اہلِ سُنّت کی کتابوں سے نکاح کا ثبوت:

۱۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے بخاری کا حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اہلِ سُنّت کے ہاں اس کا مرتبہ سب سے اُونچا ہے۔ چنانچہ بخاری میں ہے کہ:

قال ثعلبة ابن ابی مالک ان عمر بن الخطاب قسم مروطاً بین نسآء من نسآء المدینة فبقی مرط جیّد فقال له بعض ما عنده یا امیر المؤمنین! اعط هذا بنت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الّتی عندک یریدون اُمّ کلثوم بنت علی فقال اُمّ سلیط احقّ و اُمّ سلیط من نسآء الانصار ممن بایع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم......الخ (بخاری، جلد:۱، ص:۴۰۳)

''ثعلبہ بن ابی مالک فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں میں چادریں تقسیم کیں۔ تقسیم کے بعد ایک چادر بچ گئی۔ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے بعض نے کہا،

اے امیر المؤمنین! یہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ کے حبالۂ عقد میں ہے اُس کو دے دیں، اس سے اُن کی مراد اُمِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ تھیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُمّ سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ حق دار ہے۔ اور اُمّ سلیط انصار کی اُن عورتوں میں سے تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے بیعت کی ہوئی تھی۔''

۲۔　امام حاکم نے المستدرک میں نقل کیا ہے کہ:

''سیدنا جعفر صادقؒ اپنے باپ محمد الباقرؒ سے اور وہ سیدنا زین العابدینؒ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن الخطاب نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اُمّ کلثوم کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جواب دیا کہ میں نے اس کا رشتہ اپنے بھائی کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن جعفر طیّار سے کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ مجھ سے اس کا نکاح کر دیں، بخدا! میں اس کی ایسی نگہداشت کروں گا کہ کوئی دوسرا اس کی اُس طرح نگہداشت نہ کر سکے گا۔

فانکحه علی. پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اُس کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین میں تشریف لائے اور اُنہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے مبارک باد دو، انہوں نے کہا امیر المؤمنین! کس بات کی مبارک باد؟ آپ نے فرمایا اُم کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہ جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن سے ہے، سے نکاح کی خوشی میں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

کل نسب و سبب ینقطع یوم القیامة الا ما کان من سببی و نسبی فاحببتُ ان یکون بینی و بین رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم نسب و سبب. (مستدرک حاکم، جلد:۳، ص:۱۴۲)

ہر نسب اور تعلق قیامت کے روز منقطع ہو جائے گا۔ سوائے میرے نسب اور تعلق کے۔ لہٰذا میں نے چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے درمیان نسبی تعلق قائم ہو جائے۔

۳۔　ابن قتیبہ الدینوری نے اپنی مشہور کتاب المعارف میں اس نکاح کو کئی مقامات پر ذکر کیا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ذکر میں لکھا:

و امّا کلثوم الکبریٰ وهی بنت فاطمة فکانت عند عمر بن الخطاب ولدت له ولداً قد ذکرناهم.

اور اُم کلثوم الکبریٰ جو کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حبالۂ عقد میں تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اس میں سے اولاد بھی ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ (المعارف، ص:۹۲، کراچی)

اسی طرح ابن قتیبہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے سلسلہ میں بھی سیدہ اُم کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے اولاد بھی ہوئی۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ لڑکے کا نام زید بن عمر تھا اور لڑکی کا نام فاطمہ، بعض نے اس کا نام رقیہ بتایا ہے۔ (المعارف، ص:۷۹، ۸۰)

۴۔ علامہ ابن حزم الاندلسیؒ نے بھی اپنی کتاب میں اس نکاح کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

و تزوّج امّ کلثوم بنت علی المرتضٰی بنت بنتِ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم عمر بن الخطاب فولدت لہ زیداً لم یعقب و رقیّۃ ثم خلف علیھا بعد عمر رضی اللّٰہ عنہ عون بن جعفر ابی طالب ثم خلف علیھا بعدہ محمد بن جعفر بن ابی طالب ثم خلف علیھا بعدہ عبداللّٰہ بن جعفر بن ابی طالب بعد طلاقہٖ لاختھا زینب.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی سیدہ اُمّ کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہ سے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور اس سے ایک لڑکا جو زید جو لاولد تھا پیدا ہوا، اور ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئی۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد سیدہ اُم کلثوم کا نکاح (اپنے تایا زاد بھائی) عون بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے ہوا، پھر محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے ہوا، پھر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے ہوا۔ جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی بہن زینب بنتِ علی رضی اللہ عنہ کو طلاق دی۔ (جمہرۃ الانساب، ص:۳۷)

۵۔ علامہ ابوجعفر محمد بن حبیب بن اُمیّہ بن عمرو الہاشمی نے اپنی مشہور کتاب ''المحبّر'' میں اس نکاح کے بارہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دامادوں کی فہرست بیان کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

و عمر بن الخطاب رحم اللّٰہ کانت عندہ اُمِّ کلثوم بنت علی ثمّ خلف علیھا عون ثم محمد ثم عبداللّٰہ بنو جعفر بن ابی طالب.

اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں اُم کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہ تھیں۔ پھر اُن کے انتقال کے بعد وہ عون بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے نکاح میں آئیں۔ پھر محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے نکاح میں اور اُس کے بعد عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے نکاح میں آئیں۔ (کتاب المحبّر، ص،۵۶۔ لاہور)

۶۔ علم الانساب کی ایک مشہور کتاب ''نسبِ قریش'' میں بھی اس نکاح کا ذکر کیا گیا ہے۔ لکھا ہے:

و اُمّ کلثوم الکبری ولدت لعمر بن الخطاب و امّھم فاطمۃ بنت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

اور اُم کلثوم کے بطن سے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد ہوئی اور ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔ (نسب قریش لابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ الزبیری،ص:۴۱،مصر)

۷۔ ابن جریر طبری اسلامی تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی مشہور عالم کتاب ''تاریخ الامم والملوک'' میں اس نکاح کے بارہ میں لکھا ہے کہ:

تزوّج عمر بن الخطاب اُمّ کلثوم ابنة علی ابن ابی طالب و ھی ابنة فاطمة بنت رسول اللّٰہ علیہ وسلّم و دخل بھا فی ذی القعدہ.

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے جو کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ اور ذی قعدہ میں یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئیں۔ (طبری،جلد:۳،ص:۱۶۸،۲۳۹،۲۴۰)

طبری ہی میں ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ:

و تزوّج اُمّ کلثوم بنت علی بن ابی طالب و امّھا بنت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم و اصدقھا فیما قیل اربعین الفاً فولدت لہ زیداً و رقیّة.

اور سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا جو فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ۴۰ ہزار درہم مہر مقرر فرمایا۔ اور سیدہ اُمِ کلثوم سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئیں۔ (طبری،جلد:۳،ص:۳۷)

۸۔ علّامہ ابن کثیر نے بھی اس نکاح کے بارہ میں لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

و فیھا تزوّج عمر بن الخطاب بامّ کلثوم بنت علی بن ابی طالب من فاطمة بنت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم و دخل بھا فی ذی القعدہ.

اور ۱۷ھ میں سیدنا عمر بن الخطاب نے سیدہ اُمّ کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے نکاح کیا جو کہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن سے تھیں۔ اور یہ نکاح ذی قعدہ میں منعقد ہوا۔ (البدایہ والنھایہ،ج:۷،ص:۸۱،مصر)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے علّامہ ابنِ کثیر نے لکھا ہے:

و اُمّ کلثوم و ھذہٖ تزوّج بھا عمر بن الخطاب کما تقدم.

اور (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اولاد میں سے زینب کے علاوہ) اُمِ کلثوم تھیں اور اُسی

سے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تھا۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے۔ (البدایہ والنہایہ، جلد:۷، ص:۳۳۲)

۹۔ اس نکاح کے بارہ میں علاّمہ ابن اثیر نے بھی یہی کچھ لکھا ہے:

ثم تزوّج اُمّ کلثوم بنت علی بن ابی طالب و امّها فاطمة بنت رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم و اصدقها اربعین الفاً فولدت له رقیة و زیداً. (الکامل لابن اثیر، جلد:۳، ص:۵۴)

پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اُمِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے نکاح کیا۔ اور اُمِ کلثوم کی والدہ کا نام فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ مہر ۴۰ ہزار درہم مقرر ہوا، ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی رقیہ نامی پیدا ہوئی۔

۱۰۔ علاّمہ ابن جوزی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

و زید الاکبر و رقیة و امّها اُم کلثوم بنت علی.

اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا زید الاکبر اور ایک بیٹی رقیہ تھی۔ ان دونوں کے والدہ سیدہ اُم کلثوم بنت علی تھی۔ (صفۃ الصفوۃ، جلد:۱، ص:۲۷۵، مصر)

یہی کچھ علاّمہ ابن حجر عسقلانی اور ابن عبدالبر نے لکھا ہے۔ ملاحظہ: الاصابہ، جلد:۴، ص:۴۹۲۔ الاستیعاب، جلد:۴، ص:۴۹۰ برحاشیہ اصابہ۔ (جاری ہے)

قارئین متوجہ ہوں!

''نقیبِ ختم نبوت'' کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095

سالانہ چندہ ختم ہونے اور مدّتِ خریداری کی اطلاع قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتے کے اوپر درج کردی گئی ہے۔ جن قارئین کا زرِتعاون اپریل ۲۰۱۳ء میں ختم ہو چکا ہے انھیں مئی ۲۰۱۳ء کا شمارہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہِ کرم سالانہ زرِتعاون -/200 روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر -/200 روپے یا درج ذیل موبائل نمبر 0300-6326621 پر -/250 روپے ایزی لوڈ کے ذریعے بھی بھیجی جا سکتی ہے۔ (سرکولیشن منیجر)